اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۰ | مطبوعہ ۱۶ - مئی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۱۶ مئی ۱۸۸۹ء

ہمارے امرتسری پنچ بہادر کی تو وہ مثل ہے - کہ "تنہا شاعرم اندک طبیعم" - آپ نے نور افشاں کے جواب میں پھر کچھ خامہ فرسائی کی ہے - نتیجہ اُسکا سوائے ہنسی کے کچھ ہو نہیں - اس خیال سے ہم بھی اُنکی اِس گستاخی کو معاف کرتے ہیں - کیونکہ انکا آرٹیکل پڑھکر ہمیں بے اختیار ہنسی آرہی ہے - نواب اُنہیں جواب دیکر ہم کاہیکو ناراض کریں - خوش رہیں +

علاوہ اسکے جو کچھ اُنہوں نے واعظ کے مستعفی ہونے کی نسبت تحریر فرمایا ہے - اور سلام کا جواب دیا ہے - وہ اُنکی اپنی ہی تعریف ہے - واعظ کسی لائق نہیں - بہرحال بندہ واعظ اُنکا شکر گذار ہے +

ہمارے بعض معاصرین جنکا تبادلہ نور افشاں سے ہوتا ہے عجب فضل شہر ہیں - جب جی چاہا - پرچہ بھیجدیا - نہیں تو ہفتوں گم - پتہ ہی نہیں - کہ ہستی میں ہیں یا معدوم ہوگئے - انمیں سے اول تو منشور محمدی صاحب ہیں - جنکی ہفتوں شکل ہی نظر نہیں آتی - دوسرے سلطان الاخبار - جو ہفتوں گم رہتے ہیں - یہہ دونوں بنگلور سے شائع ہوتے ہیں - حالانکہ نور افشاں بلا ناغہ اُنکی خدمت میں بھیجا جاتا ہے - اگر منشور محمدی ایک ہفتہ تک اور نہ آیا - تو ہم تبادلہ میں نور افشاں نہیں بھیجینگے +

اہل آرمینیا پر کرد محمدیوں نے جو وحشیانہ حملے پلید اور نالائق حرکت کی ہے - اُسکے بیان سے کلیجہ مُنہہ کو آتا ہے - نہایت گندہ اور ظالمانہ کام کیا ہے - مناسب تو تھا - کہ ہم اپنے ناظرین کی خاطر اُسکا بیان کرتے - مگر تہذیب اور شائستگی مانع ہے - نور افشاں کے کالم گندے کرنے منظور نہیں - صرف اسقدر کہہ سکتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک لڑکی کو اُسکے والدین کے سامنے زندہ جلادیا -

اس ظلم کی دادرسی کیواسطے پانسو اہل آرمینیا کا ایک مجمع کامل پاشا وزیر اعظم قسطنطنیہ کے حضور میں ایک عرضی لیکر ۳ - مئی کو پیش ہوا - عرضی میں اسبات پر زور دیا گیا - کہ یا تو سلطان ٹرکی اسکا بدلہ لیں - ورنہ وہ زار روس سے درخواست کرینگے - کہ اس صوبہ کا الحاق کرے - دیکھیں سلطان کیا انصاف کرتے ہیں ---- ۴ مئی کی تار برقی خبر لائی ہے - کہ بہت سے آرمینیا والے گرفتار کئے گئے ہیں - اور حکام ٹرکی مقام وان میں گرجاؤں اور خانقاہوں کی اس نظر سے تلاشی لے رہی ہے کہ ایک مفسدہ کا سراغ ملے - جو ایسا ہی کیا جاتا ہے - کہ ان لوگوں کا تخیل ہے +

مخزن مسیحی نے ایک واقعہ کے بیان کرنے میں سخت غلطی کی ہے - لکھتا ہے کہ "امرتسر میں مس گرین فیلڈ صاحبہ کے زنانہ شفاخانہ کے متعلق ایک اور نیا شفاخانہ کھولا گیا ہے - جسکا نام شارلٹ ہسپتال ہے" - اس ہسپتال کا مفصل بیان نور افشاں میں شائع ہوچکا ہے - مس گرین فیلڈ صاحبہ لودیانہ میں کام

کرتی ہیں۔ اور اسنام کا نیا ہسپتال لودیانہ میں کھولا گیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ ہمارا ہمعصر اپنی ایک صریح غلطی کی تصحیح کر دیگا۔ کیونکہ امرتسر میں نہ تو اس نام کا کوئی ہسپتال ہے اور نہ مس صاحبہ ممدوحہ وہاں رہتی ہیں +

آج ہم ایک دلچسپ مقدمہ کی نقل درج اخبار کرتے ہیں جو عیسائی مشنریوں کے خلاف ایک بنگالی لڑکے بنام سیتا سرن چکروتی کے عیسائی ہونے پر ہائی کورٹ الہ آباد میں دائر ہے۔ اس سے ہندوؤں کی ہالکزگی کے اصول بھی خوب ظاہر ہوتے ہیں۔ ہمارے ناظرین ذرا غور سے اسکو پڑھیں۔ ہم اپنی رائے اسپر کچھ نہیں دیسکتے ابھی آخری فیصلہ باقی ہے۔ ہم عدالت کا آخری فیصلہ بھی شائع کرینگے +

بڑی حیرانی کا مقام ہے۔ کہ ہماری گورنمنٹ بدکار عورت کو کسی قسم کی سزا نہیں دیتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حرامکاری کا بازار خوب گرم ہوتا جاتا ہے۔ ہمارے ناظرین کو آگرہ والا مقدمہ یاد ہوگا جسمیں درویش محمد اور اُسکی بیوی مسماۃ مریم سٹوڈنٹ زنانہ میڈیکل کالج آگرہ نے (جن دونوں پر محمد عیسیٰ نامے ایک جوان لڑکے کو قتل کرنے کی علت میں پھانسی کا حکم صادر ہوا تھا) جو اپیل کیا تھا۔ وہ منظور ہوگیا۔ درویش محمد کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ملی۔ اور عورت رہا کر دی گئی۔ افسوس ہے۔ کہ عورت کو مطلق سزا نہ دیگئی۔ حالانکہ عورت اس گناہ کی جڑ تھی۔ درویش محمد تو غیرت ہی میں مارا گیا +

کیسے بیوقوف ہیں وہ لوگ جو اس دو روزہ زندگی کے بھروسہ پر فرعون بے سامان بن بیٹھتے ہیں۔ اگر کسیکو زمانہ رذالت سے اُٹھا کر شرافت کی کرسی پر بٹھاتا ہے۔ خاک سے اُٹھا مسند نشین کرتا ہے۔ اور انہیں میونسپل کمیٹی کی ممبری ہی مل گئی۔ تو بس پھر وہ فوراً گھمنڈ سے اپنے ہمجنسوں کو دُکھ دینے پر تُل کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اپنی حالت کو نہیں سمجھتا۔ کہ میں کیا تھا۔ خدا نے مجھے کس درجہ پر پہنچایا۔ افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ "خداوند مغروروں کا سامنا کرتا ہے۔ پر فروتنوں کو فضل بخشتا ہے"۔ ہماری آنکھوں کے سامنے کیسے کیسے ماجرے گذرے ہیں۔ کہ کل جو تخت نشین تھے۔ آج نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ بہادر شاہ شاہ دہلی اور سکھ گورنمنٹ کی تواریخ دیکھیے تواریخ کیوں۔ زندہ تواریخیں موجود ہیں۔ اُنسے دریافت کیجئے۔ اور یاد کیجئے کہ زمانہ ایک حالت پر نہیں رہتا۔ "مبارک وے جو حلیم ہیں کیونکہ زمین کے وارث ہونگے"۔ یہہ ہمارے خداوند کا فرمان ہے۔ پس کوئی کیوں نہ ہو خاکساری سے ایسا چلے۔ کہ ہمارے خداوند کا جلال ظاہر ہو۔ خداوند کے خوف سے تکبر اور مغروری سے کنارہ کرو۔ کیا یہہ ایشیائی مقولہ یاد نہیں +

عجب ناداں ہیں وہ جنکو ہے عجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی

سہارنپور مدرسہ علم الٰہی سے بابو کیدار ناتھ صاحب لکھتے ہیں کہ۔ جو کچھ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب سلمہ نے دربارہ جواز بپتسمہ زوجین و ناجوازی بپتسمہ شوہر پر رقم فرمایا۔ اور صاحب ایڈیٹر نور افشاں نے اتفاق کیا ہے۔ میں بھی اُس سے متفق ہوں۔ تاوقتیکہ کہ مخالفت کلام الٰہی سے تطبیق نہ پاوے +

سکھر کے پادری قاسم خان نمیاہ صاحب سندھی زبان کے امتحان میں نہایت تعریف کے ساتھ کامیاب ہوئے چنانچہ ۵۰ روپیہ انعام بھی حاصل کیا +

سکھر میں ایک مسلمان آدمی اور ایک عورت نے بپتسمہ پایا +

امتحان ایف اے کلکتہ کا نتیجہ شائع ہوا۔ درجہ اول میں ۱۵۔ درجہ دوم ۱۳۶۔ درجہ سوم ۱۰۷۱ کل ۱۲۲۲ پاس ہوئے مشن کالجوں کے پاس شدہ طلبا کی تعداد جو انہی میں شامل ہے حسب ذیل ہے درجہ اول ۲ درجہ دوم ۱۹۔ درجہ سوم ۹۶ کل ۱۱۷۔ جس میں نصف سے زیادہ یعنے ۶۰ فری جنرل اسمبلی انسٹیٹیوشن کلکتہ کالج سے پاس ہوئے +

عیسائیوں کی راہ نجات کی نسبت ماسٹر چندو لال صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ +

میرے عزیز ایڈیٹر صاحب نور افشاں +

آپ اپنے نمبر ۱۸ مورخہ دوم ماہ حال میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگنی ہوتری صاحب نے عیسائیوں کی طریقہ نجات کی نسبت کوئی رسالہ تحریر کیا ہے۔ میری نظر سے وہ رسالہ ابتک نہیں گذرا۔ تاہم مجھکو معلوم ہے کہ پنڈت صاحب اور اُنکے سارے برہمو دوست اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ اب رائے احقر اس معاملہ میں یہہ ہے کہ ہر شخص جو خدا کو پاک اور راست مانتا ہے اور اپنے تئیں گنہگار جانتا ہے۔ اسکو راہ نجات کی ضرورت ہے۔ یعنے یہہ کہ وہ باوجود بیشمار گناہوں کے کسطرح اپنے خالق پاک و صادق کے روبرو مقبول ہو سکتا ہے۔ اس بارہ میں ظاہر ہے کہ انسان جو ہر طرح سے ملزم و مجرم ہے۔ کیونکر کوئی تجویز پیش کرے یا راہ نجات قرار دے۔ ضرور ہے کہ خداوند تعالیٰ خود جو انصاف کریگا آپ ہمکو اعلان کرے کہ وہ کن شرائط پر ہم نالائق گنہگاروں کو قبول کر سکتا ہے۔ اسلئے اگرچہ خدا کی طرف سے الہام ہوتا اور کوئی وجہ سے ضرور ہو یا نہ ہو۔ مگر طریق نجات کی بابت بالضرور خدا خود ہمکو الہام دے کہ ہم کیا کریں تاکہ گناہوں سے مغفرت پائیں۔ برہمو لوگ الہام کو نہیں مانتے۔ اگر زبان سے کہیں تو اُسکے معنے بالکل اور لیتے ہیں۔ پس اگنی ہوتری صاحب جو برہمو کے ایک مجتہد ہیں اسباب میں کیا فرما سکتے ہیں وہ جو کچھ کہینگے وہ ایسا ہوگا کہ گویا ایک مجرم۔ صاحب جج کو کہے۔ کہ آپ میرا مقدمہ اسطرح تجویز کریں جیسا میں کہتا ہوں۔ یہہ بالکل حماقت کی بات ہے۔ پس برہمو صاحبوں کو راہ نجات کی بابت کچھ فرمانا ضروری نہیں ہے۔ وہ الہام ہی کو نہیں جانتے۔ اسکی ضرورت یا غیر ضرورت میں تحریر کریں۔ کیا عجیب بات ہے۔ کہ ایک انسان دوسرے انسان کی طبیعت کو نہیں جان سکتا تاوقتیکہ وہ خود اپنے دل کا حال ظاہر نہ کرے۔ پھر گنہگار انسان۔ خاکی انسان ناکامل انسان کسطرح خدا کی طبیعت کو جو بے حد۔ اور کامل ہے۔ بغیر اسکے الہام کے آپ سمجھ سکیگا" +

میں ہوں بیمار ای میرے مسیحا ۔ تیرے دست مبارک میں شفا ہے
میرے ہر درد دکھ میں تو خبر لی ۔ میرے ہر درد کی تو ہی دوا ہے

ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی

باجلاس مسٹر جسٹس اسٹریٹ و مسٹر جسٹس محمود

مشنریوں کے خلاف مقدمہ

جمعرات کے روز منجانب سرپ چندر چکرورتی کے ایک درخواست پیش ہوئی اسمیں استدعا تھی کہ عرضی دہندہ کو اپنے چھوٹے بھائی سیتا سرن چکرورتی پر جو نابالغ ہی قبضہ ملے + مسٹر ڈی بنرجی درخواست دہندہ کی طرف سے اور مسٹر ہوبرڈ اور مسٹر ایلسٹن پادری جے جے لوکس اور پادری ایچ فورمین مشنریان امریکن پریس بٹیرین گرجا کی جانب سے تھے جنکی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ اُنہوں نے اُس لڑکے کو درخواست دہندہ کے قبضے سے لے لیا +

مدعی کی جانب سے عرضی دعوی میں حقیقت حال اسطرح بیان ہوئی +

میں بڑا بھائی اور محافظ سیتا سرن چکرورتی کا ہوں جسکی عمر سترہ برس کی ہی اور جسنے جمنا مشن سکول میں تعلیم پائی تھی اور اسی اسکول میں مارچ ١٨٨٦ء میں یونیورسٹی کا انٹرنس امتحان پاس کیا تھا اور برابر اس اسکول میں تعلیم پاتا تھا مگر تھوڑے دن گذشتہ کے قبل میور کالج الہ آباد میں مدعی کے زیر مصارف تعلیم شروع کی +

(٢) ریسپانڈنٹوں کا تعلق جمنا مشن اسکول سے ہی انہوں نے اس نابالغ لڑکے پر اپنا اثر ڈالا اور ٢٥ ستمبر ١٨٨٦ء کو میری اور میرے عزیزوں کی واقفیت اور رضامندی بغیر سیتا سرن کو جمنا مشن کے گرجا میں اصطباغ دیا۔ ٢٦ ستمبر ١٨٨٦ء کو مدعی واقف ہوا +

(٣) ٢٩ ستمبر ١٨٨٦ء کو سیتا سرن نے اپنا منشا مدعا علیہم سے ظاہر کیا کہ میں مذہب عیسائی ترک کرونگا اُسپر مدعا علیہم عرضی دہندہ کے مکان پر آئے اور اُس سے استدعا کی کہ سیتا سرن کو دیدو اس سے مدعی نے انکار کیا +

(٤) ٣٠ دسمبر ١٨٨٦ء کو مدعا علیہم نے بغیر رضامندی واطلاع مدعی کے سیتا سرن کو اُسکی حفاظت سے الگ کر کے اپنے قبضے میں رکھا جسکو مدعی کی اجازت نہ تھی اور نہ کوئی قانونی اختیار تھا +

(٥) عرضی دہندہ کئی مرتبہ مدعا علیہم کے پاس گیا اور سیتا سرن کو مانگا مگر مدعا علیہم نے کچھ سماعت نہ کی +

جب مقدمہ پیش ہوا تو مسٹر ایلسٹن نے کہا کہ اس مقدمے کی اول پیشی میں ویرلارڈشپ نے تجویز کیا تھا کہ وہ نابالغ جسکے واسطے استغاثہ ہی عدالت میں پیش کیا جاے۔ لڑکا تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں آیا۔ سمن جاری کیا گیا اور وہ سہارنپور سے بغیر تعمیل واپس آیا مگر مسٹر لوکس نے یہہ ذمہ داری کی اور ہدایت کی کہ وہ آوے۔ چنانچہ وہ عدالت میں موجود ہی۔ اس مقدمہ میں میرے موکلوں کی جو حالت ہی مناسب ہی کہ وہ سمجھ لی جاوے۔ یہہ درخواست ایکٹ ٩ سنہ ١٨٦١ء کے بموجب گذری ہی۔ جو الزامات عرضی دعوی میں لگائے گئے ہیں وہ یہہ ہیں کہ مسٹر لوکس اور مسٹر فورمین نے نابالغ لڑکے پر قبضہ کر لیا ہی اور اپنے پاس رکھ چھوڑا ہی اور اسکو جائز نگہبان کے پاس جانے نہیں دیتے ہیں۔ دفعات ٣ اور ٥ عرضی دعوی کی بالکل غلط ہیں اور میرے موکلوں نے یہہ بات مناسب سمجھی کہ وہ عدالت میں جائیں اور عرضی دعوی کی تردید کریں جو شہادت دونو پادری صاحب دینگے اُنسے ویرلارڈشپ دریافت کرینگے کہ وہ بیان جسپر حوالہ دیا گیا ہی اُسکا کچھ اعتبار نہیں ہی۔ مسٹر ایلسٹن نے اوس کے بعد ذیل کی عرضی پڑھی جو حلفاً سیتا سرن کیطرف سے پیش ہوئی تھی +

عرضی سیتا سرن چکرورتی +

جناب عالی

(١) آپکا عرضی دہندہ وہ نابالغ ہی جسپر چال میں استغاثہ ہو رہا ہی +

(٢) اُسکی عمر سترہ برس کی ہی جو مڈل اسکول اور جمنا مشن اسکول لاہور اسکول کے سارٹیفکٹوں سے واضح ہی +

(٣) میں اپنی رضا و رغبت سے اور نیز کامل واقف ہونے کے بعد کارروائی کرتا ہوں آپ کے عرضی دہندہ نے مسٹر فورمین سے الہ آباد میں اصطباغ لیا +

(٤) آپکا عرضی دہندہ اصطباغ لینے کے بعد اپنے گھر گیا اور ارادہ تھا کہ وہاں رہیگا لیکن میں سخت برتاؤ کی وجہ سے جو مجھ سے برتا گیا مجبور ہوا کہ وہاں سے چلا جاؤں +

(٥) (اے) آپکے عرضی دہندہ کا سر وسمبر میں منڈوایا گیا (بی) اور مجبور کیا گیا کہ گائے کا گوبر اور پیشاب پئے (سی) عرضی دہندہ کو ہمسایہ کے مکانوں میں اُسکا بڑا بھائی لے گیا۔ اور زور دیکر بیان کرایا کہ مجھے اصطباغ نہیں ملا۔ انعام کی اُمید پر صرف اصطباغ لینے کا ارادہ تھا +

(٦) اپنے بھائی کے خوف سے جسنے مجھپر برابر حکومت کی اِن بے غیرتیوں کو میں برابر برداشت کرتا رہا +

(٧) عرضی دہندہ کے بھائی نے بی سی گوشائیں سے اوسوقت جبکہ پولیس نے عرضی دہندہ کے اظہار لئے تھے کہا تھا کہ اگر انگلش گورنمنٹ نہوتی تو میں اسکو قتل کرتا +

(٨) عرضی دہندہ کے بھائی نے مجھکو اور مسٹر فورمین کو مار ڈالنے کی دھمکی دی تھی اور یہہ بھی دھمکی دی تھی کہ اگر میں اسکا کہنا نہ مانوں تو وہ خودکشی کریگا +

(٩) آپ کا عرضی دہندہ مجبور ہوا کہ درگا دیبی کی مورت کے روبرو ڈنڈوت کرے جب چرنامرت کی رسم ادا ہوئی تو پانی پلایا گیا۔ جسمیں میری ماں نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا دھویا تھا +

(١٠) آپ کا عرضی دہندہ انہیں وجوہ کے باعث گھر سے چلا گیا تھا کسی نے مجھکو نہ بہکایا تھا نہ کوئی مراسلت ہوئی جس سے یہہ کارروائی کی +

(١١) آپ کا عرضی دہندہ اس اطلاع سے کہ میری حاضری کی ضرورت ہی حاضر عدالت ہوا اور رضامند ہوں کہ میرے اظہار حلفاً لئے جائیں +

(١٢) آپ کا عرضی دہندہ بیان کرتا ہی کہ مجھکو اپنے بھائی کی جانب سے جسمانی بہت بڑا خوف ہی اور مستدعی ہی کہ عدالت حکم نہ دیگی کہ اپنے بھائی کے یہاں جائے اور اُسکے حوالے کیا جائے +

(۱۳) آپ کا عرضی دہندہ لاہور کالج میں پانچ روپیہ ماہوار کا وظیفہ پاتا ہے اور چار روپیہ ماہوار بطور ایک مدرس حاصل کرتا ہے +

(۱۴) آپ کا عرضی دہندہ ظاہر کرتا ہے کہ اُسکا اُسکے بھائی کے ہاں رہنا غیر ممکن ہے کیونکہ وہ ذات باہر ہو گیا اور اُسکا خاندان برہمنوں کا ہے میں اپنے خاندان میں پھر نہیں داخل ہو سکتا ہوں +

مسٹر ایلسٹن نے بیان کیا کہ حقیقت میں یہہ بیان صحیح ہے جیسا کہ عرضی میں بیان ہے تو ظاہر ہے کہ دیر لارڈشپ وہ حکم پاس کریں جیسا کہ مدعی نے چاہا ہے +

مسٹر جسٹس محمود۔ تم کہتے ہو کہ نابالغ کی جان کا اسکے بڑے بھائی کے ہاتھوں سے خوف ہے جنے مدت تک ماں باپ کیطرح حفاظت کی +

مسٹر ایلسٹن۔ ہاں مائی لارڈ۔ میں کہتا ہوں کیونکہ لڑکے کی حالت اسقدر ترمیم ہوئی ہے +

مسٹر جسٹس محمود نے استفسار کیا کہ ہندوستان کا قانون بلوغیت اس مقدمہ میں عارض ہو سکتا ہے +

مسٹر ایلسٹن نے کہا کہ اول میرا ارادہ یہہ تھا کہ دلیل کروں کہ سولہ برس کی عمر بطور سن تمیز کے گنی جائے مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ ہندوستان کا قانون بلوغیت موزون ہے اور یور لارڈشپ کا ارادہ نہیں ہے کہ اس سے مخالفت کریں +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ کیا اسمیں کوئی شک ہے ہندوستان کے قانون بلوغیت سے ہر ایک کارروائی ہوتی ہے +

مسٹر ایلسٹن نے کہا کہ عدالتوں میں یہہ بات قرار دیگئی ہے کہ اگر کوئی شخص اٹھارہ برس سے کم عمر قرار دیا جاوے تو کوئی گفتگو سن تمیز کی پیش نہیں آئیگی مگر میں یہہ بات پیش کرتا ہوں کہ اگر کوئی ارادہ کیا گیا کہ ایک نابالغ سے وہ برتاؤ کیا جائے جو عرضی میں بیان کیا گیا ہے تو عمدہ وجہ عدالت کو ظاہر ہے کہ وہ حکم جو چاہا گیا ہے وہ نہ پاس کیا جائے +

مسٹر جسٹس محمود۔ اگر خیال کیا جائے کہ لڑکا ساڑھے سات برس کی عمر کا ہے +

مسٹر ایلسٹن۔ میں خون کے ایسے مقدموں سے بھی واقف ہوں جنمیں سات یا آٹھ برس کے بچوں کی شہادت لی گئی +

مسٹر جسٹس محمود۔ یہہ بات تو مجھکو بالکل غیر ممکن معلوم ہوتی ہے کہ مدعی خود اپنے بھائی کے مار ڈالنے کا قصد رکھتا ہو +

مسٹر ایلسٹن نے کہا کہ حاجت نہیں ہے کہ مقدمہ میں اسطرح بڑھکر خیال کیا جاوے اگرچہ وہ ظاہر کر سکتا ہے کہ گھر واپس جانا اسکے لئے خوفناک ہے اور تشویش رہیگی اور آرام نہیں ملیگا تو یہی بات کافی ہے۔ اور اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ اسکے بھائی کو اسکے ساتھ بہت کچھ مخالفت ہے +

مسٹر جسٹس محمود۔ اس سے تو یہی بات پیدا ہوتی ہے کہ اسنے کوشش کی تھی کہ اس لڑکے کو اُس مذہب میں واپس لائے جسنے کہ آئندہ کے لئے اُسکی بہتری ہوتی کیونکہ یہہ لڑکا جو صرف حساب جانتا ہے کیا خیال کر سکتا ہے کہ ایمان تثلیث کا کیا ہے کسطرح سے خطاؤں کی معافی ہوگی یا کوئی اور بات۔ یہہ لڑکا تو مدعی کی حفاظت میں تھا اور مناسب تھا کہ اسکی عمدہ تعلیم اخلاقی و مذہبی و دماغی کی نگرانی کرتا +

مسٹر ایلسٹن۔ مگر میں کہتا ہوں کہ لڑکا اپنے گھر سے چلا آیا اور وہ اب راضی نہیں ہوتا کہ اپنے بھائی کے کہنے سے واپس جائے جسکے کہنے میں صرف دھمکی اور سخت برتاؤ ہوں +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ مسٹر ایلسٹن میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ ایک انگلش لڑکے کا باپ جو ایک ادنی درجے کے کلیسیا کا خیال رکھتا ہو اور اسکو کلیسیائے روم سے عداوت ہو اگر اُسکا لڑکا جسکی عمر بارہ برس کی ہو اُسکو کلیسیائے روم کا پادری سمجھا بجھا کر اُسکے باپ کے مکان لنڈن سے پیرس کو لیجائے اور وہاں کیتھلک اسکولوں میں بھرتی کرے جو پادریوں کے زیر اثر ہو اور کلیسیائے روم میں اصطباغ حاصل کرے اور اسکا باپ انگلش عدالت میں استغاثہ دائر کرے تو تمکے لئے کیا ہوگا +

مسٹر ایلسٹن۔ اگر میں اُسکی جانب سے عدالت میں آؤں تو میں پھر کہونگا کہ لڑکے کو موقعہ ملنا چاہئے کہ جو کچھ اُسکا منشا ہو ظاہر کرے +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ کیا یہہ خیال کیا جائے کہ یہہ معاملہ عدالت کے قابل غور نہیں ہے +

مسٹر ایلسٹن۔ مائی لارڈ میں کہتا ہوں کہ یہہ تو پھر پلٹ کر دہی بات ہے +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ اگر خیال کیا جائے کہ عدالت یہی کہے +

مسٹر ایلسٹن۔ تو بیشک کوئی مقدمہ نہیں ہے +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ کیا حال کے مقدمہ کی یہہ صورت نہیں ہے۔ کیا قانون تسلیم نہیں کرتا ہے کہ والدین کو اپنے بچے پر فلاں عمر تک اختیار ہے +

مسٹر ایلسٹن۔ تو میں خیال کرونگا جو اس بات سے یہہ معنے ظاہر ہوئے کہ عدالت اس بات کو روا رکھیگی جو باپ اپنے بیٹے سے خراب برتاؤ کرے +

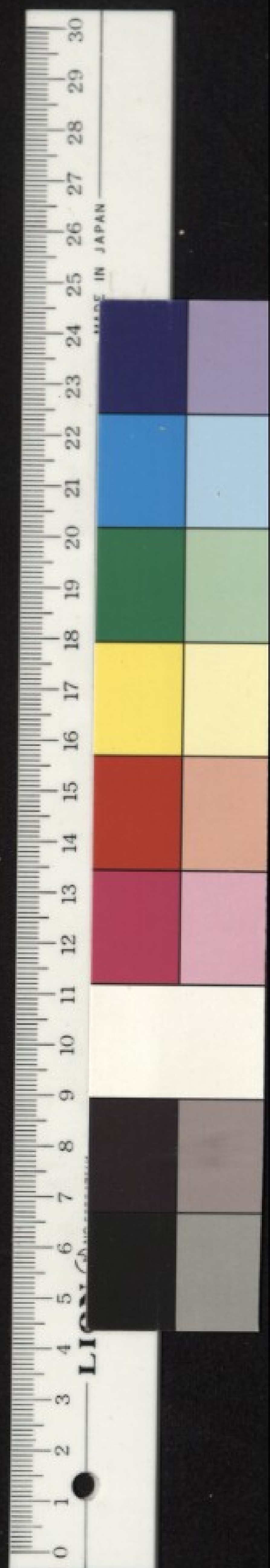
مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ اگر باپ اپنے بیٹے کے ساتھ یہانتک خراب برتاؤ برتے کہ قانون سے سزا ملے تو عدالت سے سزا مل سکتی ہے +

مسٹر ایلسٹن۔ مگر میں تو یہہ بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ بجائے روکنے کے یہہ ایک علاج ہوگا +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ نے دریافت کیا کہ مسٹر ایلسٹن کے پاس کوئی ایسا مقدمہ ہے جسکا وہ حوالہ دیسکتے ہیں کہ کسی انگلش عدالت نے کسی بچے سے اپنے باپ کے گھر جانے کے بابت رضامندی یا نارضامندی دریافت کی ہو +

مسٹر ایلسٹن نے جواب دیا کہ ایسا مقدمہ کوئی میرے پاس نہیں ہے مگر اسبارے میں ایک بڑی گفتگو ہے +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ تمکو فی الحال اس مقدمہ میں قرار دینا چاہئے کہ مدعی کا درجہ اس لڑکے کی جانب بطور باپ کے ہے اور مسٹر لوکس کے بارے میں میں یہہ بات مناسب سمجھتا ہوں کہ اُنہوں نے عدالت کا بہت بڑا ادب کیا کہ عدالت میں اس لڑکے کو لائے اور بذات خود اپنی طرف سے کہتا ہوں





کہ جو کارروائی دونوں جنٹلمینوں نے اس معاملے میں کی خواہ میں اُسکو ناپسند کروں مگر مجھکو یقین کامل ہی کہ اُنہوں نے اس ایمانداری کے عقیدے سے کارروائی کی کہ لڑکے کی بہتری ہو مگر اُنکو قانون سے بڑھکر کارروائی کرنا نہ چاہئے اور میں اسبات کے سننے کے لئے مجبور ہوں کہ وہ اور لوگونپر کیسا اثر ڈال سکتے ہیں لہذا وہ بڑی احتیاط اس کارروائی میں کریں کیونکہ اس سے نہایت سخت پولیٹیکل وقت پیش آئیگی میں اسبات کو اسلئے کہتا ہوں کہ تم بخوبی سمجھ جاؤ کہ میں اس گفتگو پر بغیر کسی قسم کے خیال کے غور کرتا ہوں +

مسٹر ایلسٹن۔ مائی لارڈ میرے موکل تو کہتے ہیں کہ جو برتاؤ اُنکا ہو اسکی سخت جانچ ہو سکتی ہی جیسا کہ لارڈشپ جانچ کرنا مناسب سمجھتے ہیں +

مسٹر جسٹس محمود۔ کیا میں سمجھوں جو تم کہتے ہو کہ تمہارے موکلوں کو کوئی خواہش نہیں ہی کہ لڑکا اُنکے قبضے میں رہے +

مسٹر ایلسٹن۔ مائی لارڈ۔ اُنکو کوئی اختیار نہیں ہی

مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ اُنہوں نے تو پہلے ہی سے نہیں بیان کیا کہ اُنکا قبضہ لڑکے پر ہو +

بجواب ہز لارڈشپ کے سوال کے ستیا سرن نے بیان کیا کہ میں میور کالج میں فسٹ ایر کلاس میں چار مہینے سے تعلیم پاتا ہوں اور پانچ روپے کا وظیفہ ملتا ہی +

مسٹر ایلسٹن نے مسٹر جسٹس اسٹریٹ کے استفسار کا حوالہ دیا اور کہا کہ آیا تمہارے پاس کوئی مقدمہ ایسا ہی جسکو تم نظیراً بیان کرسکو اور بیان کیا کہ اگر کوئی شوہر درخواست کرے کہ حق زوجیت دلائے تو کیا کوئی عدالت اُسکی بی بی کے اُسکے پاس جانیکے لئے خیال نہ کریگی اس حالت میں کہ عدالت کو یقین دلایا جائے کہ اُسکے ساتھ سخت برتاؤ کیا جائیگا تو شوہر کی حکومت بی بی پر ویسی ہی زیادہ ہی جیسی بڑے بھائی پر اور میں اسبات کو پیش کرتا ہوں کہ جو لڑکا اپنے خاندان سے جدا ہو گیا وہ عیسائی مذہب تبدیل کرنے سے نہیں جدا ہوا بلکہ اسوجہ سے علیحدہ ہوا کہ وہ اصطباغ کے بعد اپنے گھر کو بھیجا گیا تھا +

مسٹر بنرجی۔ اگر لڑکے کی غرض سے وہ فقرہ چھوڑ دیا جائے جسمیں تلوار سے قتل کرنے کا ذکر ہی تو اُسکا باقاعدہ بیان تو ایسا نہیں ہی جس سے کسی ظالمانہ حرکت کا خوف ہو۔ اور جسکے بموجب میرا موکل اس قابل نہ ہو جو اپنے چھوٹے بھائی پر قبضہ رکھے۔ زبردستی جو مرکب اُسکو پلائے گئے اگر کبھی ایسی بات ہوئی بھی تو پاک کرنیکی غرض سے تھی۔ اس معاملے میں ہمکو ہندوؤں کے خیالات کی رو سے نظر کرنا چاہئے اور موافق خیالات وارث کے غور کرنا چاہئے نہ کہ بموجب جدید خیالات کے جو نابالغ کے دماغ میں بھر دیئے گئے تھے +

مسٹر جسٹس محمود۔ کیا یہہ خیال کیا جائے کہ اس مرکب سے گلے میں پھندا لگتا (قہقہہ) +

مسٹر بنرجی۔ اس حالت میں تو بیشک ظلم ہوتا مگر کوئی بیان نہیں کیا گیا کہ اُسکے گلے میں الجھو ہوا۔ اُس مرکب کو وہ باآسانی نگل گیا جو ہندوؤں کی کتب مذہبی میں پاک کرنے کے لئے مناسب سمجھا گیا ہی۔ اور میرا خیال ہی کہ ہندو محافظ کے اختیار کے اندر ہی جو اُسکو اُس نابالغ پر حاصل ہی۔ ایک اور حصہ اس عرضی میں ہی کہ اس لڑکے کو ہمسایوں کے مکان میں لیجا کر کہلوایا کہ اسکو اصطباغ نہیں دلوایا صرف ارادہ تھا اُسکو تو میں نہیں خیال کرتا ہوں کہ یہہ ظالمانہ ہی جس سے میرا موکل اپنے چھوٹے بھائی پر قبضہ رکھنے سے غیر مستحق قرار دیا جائے میں نہیں جانتا کہ بجز معمولی نصیحت یا خشم نمائی کے اور کوئی بات اس سے ثابت ہو سکے اختیار ایک شخص کو ہی جو بجائے باپ کے ہی۔ بہر صورت کوئی ایسا جرم عائد نہیں ہو سکتا ہی جس سے تعزیرات ہند کے بموجب کارروائی ہو سکے یور لارڈشپ دریافت کرینگے کہ یہہ لائق شخص ہی جسکا قبضہ نابالغ چھوٹے بھائی پر ہو سکتا ہو اور یہی بات پیش کرتا ہوں کہ کیسا ہی ہوشیار لڑکا ہو مگر وہ جانچ نہیں سکتا کہ کونسا اُسکا مذہب ہونا چاہئے یہہ بات قرار دی گئی ہی کہ عقلمندی پر نہیں بلکہ قانونی عمر پر اسکا فیصلہ ہو سکتا ہی۔ اور میں اس امر کو پیش کرتا ہوں کہ اُسکو اس کہنے کی اجازت نہ دیجائے کہ وہ اپنے بھائی کے گھر جائیگا یا نہ جائیگا۔ یہہ تو نابالغ ہی اسکو کوئی اختیار نہیں ہی تاوقتیکہ نہ ظاہر کر دیا جائے کہ اگر یہہ اپنے بھائی کے گھر واپس جائیگا تو طرح طرح کی ایذا اور تکلیف پائیگا جس سے اُسکی جان اور تندرستی کا خوف ہو۔ اور میں یور لارڈشپ سے چاہتا ہوں کہ اس بات کا یقین نہ کیا جائے کہ لڑکے کی جان لینے کی دھمکی تلوار سے دی گئی تھی اور کوئی خیال نہیں کر سکتا ہو کہ ایک بھائی جسکو چھوٹے بھائی سے محبت ہو وہ ایسی دھمکی دے +

مسٹر جسٹس محمود۔ یہہ تو محض لغو معلوم ہوتا ہی +

مسٹر بنرجی۔ یہہ تو بڑا بیباکانہ بیان ہی شائد لڑکا اُسکو یقین کرتا ہو کہ سچ ہی میرے موکل نے خود لاہور مشن اسکول میں تعلیم پائی تھی اور راضی نہیں ہی کہ اُسکا بھائی مذہب ہنود سے کنارہ کشی کرے +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ۔ یہہ بات تسلیم کی گئی ہی کہ ایک باپ یا کوئی شخص جسکا درجہ ایک نابالغ پر بطور باپ کے ہو اُسکو اختیار ہی کہ ہر ایک کارروائی کرے جو مناسب اور درست ہو تاکہ اُس مذہب کیجانب عود کرے جسکو اُسنے چھوڑ دیا ہی اور جو ضروری طریقہ اس کارروائی کی غرض سے برتا جاتا ہی وہ یورپ کے کانوں میں ناگوار معلوم ہوتا ہی مگر اُنکو لازم ہی کہ انگلش طریقہ خیال سے اُسکو نہ دیکھیں مگر بطور ضروری بات کے کہ پھر اُس مذہب پر لایا جائے جو اُسنے چھوڑ دیا ہی ملاحظہ کریں +

مسٹر بنرجی۔ جو نکہ کوئی شخص کلیسائی یونان میں بجز اصطباغ کے داخل نہیں ہو سکتا ہی لہذا کوئی شخص مذہب ہنود میں بجز استعمال اُن چیزوں کے جنکا ذکر مذہبی کتابوں میں ہی نہیں داخل ہو سکتا +

حسب ہدایت یور لارڈشپ کے سرت چندر چکروتی عدالت میں طلب کیا گیا۔ بجواب مسٹر جسٹس اسٹریٹ کے مظہر ہوا کہ میں محکمہ ریلوے میں تیس روپیہ ماہوار پر کام کرتا ہوں۔ چلا تو مشترکہ خاندان ہی ہم چھ بھائی میں علاوہ میرے ایک اور بھائی ستیا سرن سے بڑا ہی اور سب چھوٹے ہیں میری عمر چھبیس برس کی ہوگی +

مسٹر جسٹس نے بیان کیا کہ کوئی لڑکا جسکی عمر سترہ برس کی ہی +

مسٹر بنرجی - یہ تو مذہب عیسائی کی نسبت گفتگو نہیں ہے بلکہ ایک نابالغ پر قبضہ رکھنے کی نسبت ہے جسکا نگہبان کہتا ہے کہ خواہ وہ عیسائی ہو یا مسلمان یا نارسن ہو مجھکو اُسکی حفاظت درکار ہے +

مسٹر جسٹس محمود نے ایک مقدمہ کا ذکر کیا جسکا فیصلہ مدراس ہائی کورٹ میں ہوا تھا جہاں یہہ بات قرار دیگئی تھی کہ ایک لڑکا جسکی عمر سولہ برس کی ہے وہ اپنا مذہب بدلنے اور اُسکا باپ اُسپر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے مگر یہہ خیال ہے کہ ایک لڑکا جسکی عمر سترہ برس کی ہے وہ مستحق ہے کہ جہاں چاہے اپنی سکونت قرار دے +

مسٹر بنرجی - قانوناً وہ مستحق نہیں ہے +

مسٹر جسٹس محمود - قانون کی نسبت میرا خیال ہے کہ قانون میں یہاں تک ذکر نہیں ہے +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - کیا انکار کرتے ہو کہ عدالت کو بموجب اس اکٹ کے کسی طرح کا اختیار نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا تو قانون میں سادہ سادہ یہی صرف بیان کیا جاتا کہ اگرچہ باپ کو اپنے بچہ نابالغ پر قبضہ ملیگا تو عدالت اُسکو دیدے +

مسٹر بنرجی - مگر اُسمیں یہہ بیان ہے کہ عدالت ویسا ہی حکم دیگی جیسا مناسب سمجھیگی لیکن مسٹر ٹروبین نے اپنی کتاب میں یہہ تحریر کیا ہے کہ ان الفاظ سے کسی طرح کا اختیار نہیں دیا جاسکتا ہے صرف اُسکا یہہ منشا ہے کہ عدالت حکم دے جیسا کہ قانون کا قاعدہ ہو +

مسٹر جسٹس محمود - بڑی مشکل تو یہہ ہے کہ لڑکے کو کافی سمجھ ہے کہ رہنے کی جگہ اپنے لئے منتخب کرے اور اُس کا بھائی اُسپر قبضہ پانے کا مستحق ہو مگر ایکٹ میں تو یہہ بیان نہیں ہے کہ اُسپر قبضہ ملیگا +

مسٹر بنرجی - تو مائی لارڈ کیا حکم دیا جاسکتا ہے +

مسٹر جسٹس محمود - لامحالہ یہہ حکم دیا جائیگا کہ لڑکا واپس دیا جائے +

مسٹر بنرجی - نے مصارف کے بارے میں ذکر کیا اور یہہ بات پیش کی کہ کیا اس امر پر غور کیا گیا ہے کہ جو کچھ مدعا علیہم نے اس بارے میں کیا ہے وہ ایمانداری کے عقیدے سے کیا کہ لڑکے کی بہبودی ہو - یہہ بات تو نہیں ظاہر ہوتی ہے بیانبیر تو ایک جائز نگہبان اپنے نابالغ کے قبضے کے حق سے ان دونوں کی کارروائی سے محروم رہتا ہے اور جو کچھ مصارف اُسکے استحقاق قائم کرنے میں پیش آئے دونوں مدعا علیہم کو ادا کرنا چاہئے میرا خیال ہے کہ میں نے اس امر کا ثبوت دیدیا کہ اگر دونوں جنٹلمینوں کا تعلق نہوتا تو وہ نوجوان شخص اپنے بھائی کے قبضے سے باہر نہ جاتا +

سرت چندر کے حلفاً اظہار لئے گئے - مظہر ہوا کہ میرے باپ کی عمر اب قریب اسی برس کے ہے - میرے چارج میں میرا خاندان ہے جبسے کہ میں سولہ برس کی عمر کو پہنچا - ستیا سرن کو جو کچھ ضرورت درکار تھی میں نے دیا جب تک کہ وہ الہ آباد سے چلا نہیں گیا مسٹر جسٹس اسٹریٹ نے وہ اظہار پڑھے جو حلفاً داخل کئے گئے - اور گواہ سے سوالات کئے -

اسپر معلوم ہوا کہ گواہ نے ستیا سرن کو کم سنی میں سزا دی تھی اور سنہ ١٨٩٨ء میں ایک تھپڑ مارا تھا اُسپر وہ گھر سے چلا گیا اُسکے چند روز بعد مشتہر یہہ بات ہوئی تھی جبکہ اُسنے سُنا تھا کہ وہ عیسائی ہو گیا تو اُسکا سر منڈوایا گیا میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ اس لڑکے کو پیشاب اور گوبر پلایا گیا تھا میں نے اسکا ذکر نہیں سُنا - ستیا سرن کا تو اسوجہ سے سر منڈوایا گیا تھا کہ ہندو مذہب میں داخل ہو +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - ہندو دھرم میں واپس لانے کے لئے یہہ رسم لازمی ہے +

ایک شخص کو جسنے اپنا مذہب ترک کر دیا ہو اور اُسکو وہ مرکب کھلایا جائے جسکا ذکر ہو چکا ہے +

گواہ - ہاں +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - کیا تم نے کسی پوجاری کو حکم دیا تھا کہ تمہارے بھائی کو ہندو مذہب میں داخل کرے +

گواہ - نہیں شک تھا کہ آیا اُسکو اصطباغ دیا گیا یا نہیں ایک مرتبہ تو اُسنے کہا کہ اصطباغ دیا گیا اور دوسری مرتبہ انکار کیا - ایک میرے ہمسایہ نے کہا کہ مشکوک حالت میں اُسکا سر منڈوا سکتے ہیں +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - تم یہہ نہیں کہہ سکتے ہو کہ آیا اُسکو وہ مرکب پلایا ہوگا یا نہیں +

گواہ - نہیں مائی لارڈ +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - تم اس وجہ سے ناراض ہو کہ اُسنے اصطباغ لیا +

گواہ نہیں بلکہ اسوجہ سے کہ اوسنے اجازت نہیں لی +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - کیا اگر وہ عیسائی ہو کر تمہارے مکان میں رہے تو تمکو اعتراض نہ ہوگا +

گواہ - نہیں - بیشک نہیں - میں نے اُس سے کہا تھا کہ میں جبتک زندہ رہونگا اپنے ساتھ رکھونگا +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - کیا یہہ بات سچ ہے کہ تمنے پی سی گوشائیں سے کہا تھا کہ اگر گورنمنٹ انگلشیہ نہوتی تو میں ستیا سرن کو تلوار سے مار ڈالتا یا تمنے مار ڈالنے کی کوئی دھمکی دی تھی +

گواہ - نہیں - وہ تو میرا بھائی ہے ممکن نہیں کہ اُسکو مار ڈالوں +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - کیا تم نے مسٹر فورمین کے مار ڈالنے کی کوئی دھمکی دی تھی +

گواہ - میں بخوبی واقف ہوں کہ اگر میں کسی شخص کو ماروں تو ہر مرتبہ مجھے پھانسی دیجائیگی (قہقہہ) +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - تو تم نے کیا دھمکی نہیں دی تھی کہ خودکشی کرونگا +

گواہ - نہیں صاحب اس بات سے تو بچپن ثابت ہوتا ہے +

بجواب اور سوالات کے گواہ نے کہا کہ میں واقف ہوں لڑکے کو کوئی وجہ نہ تھی کہ اسکو جسمانی خوف ہو +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - جبکہ وہ واپس آیا اور تمہارے مکان میں رہا تو کیا تم رضامند ہو کہ اُسکو بغیر کسی قدیمی مداخلت کے گھر میں رہنے دوگے +

گواہ - ہاں - مائی لارڈ - جیسا وہ چاہے ویسا وہ خیال کرے جب سے چلا گیا اُسکی ماں منتظر ہے - اور اگر وہ واپس نہ آیا تو میرا خیال ہے کہ وہ مر جائیگی - آپ کسی شخص کو مقرر کیجئے کہ وہ نگران رہے کہ میں اپنے بھائی کو ماروں یا اُسکے ساتھ کوئی خراب برتاؤ کروں +

بجواب مسٹر جسٹس محمود کے گواہ نے کہا کہ ستیا سرن نے ایک سال چار مہینے ہوئے انٹرنس پاس کیا تھا اُسوقت اُسکی عمر چودہ برس



کی بھی اُسکی تنخواہ یا وظیفہ اُسکے مصارف کے لئے کافی نہیں ہی +

مسٹر جسٹس محمود - گھر میں تم کیا کسی قسم کی مذہبی تعلیم دیتے ہو +

گواہ نے کہا کہ میں اور لڑکوں کو اجازت دیتا تھا کہ ایک سورت کے ردبرو ڈنڈوت کرو۔ کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی گئی +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - سیتا سرن کی جانب رجوع ہو کر تم نے کب انٹرنس کا امتحان پاس کیا +

سیتا سرن - مارچ ۱۸۹۴ء میں - آپ جانتے ہیں کہ میں اُس زمانہ میں عیسائی نہ تھا - لہذا جھوٹ بولنے کو میں گناہ نہ سمجھتا تھا میں نے ظاہر کیا تھا کہ میں کم عمر ہوں حالانکہ وہ غلط تھا +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - تم نے اس امر کو ظاہر کرنا چاہا کہ ہم نے نہایت کم سنی میں امتحان پاس کیا +

سیتا سرن - ہاں - مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ نامناسب بات تھی اور اب میں اُسکا نادم ہوں +

ٹفن کے بعد عدالت نے پھر نشست کی - یہہ بات قرار دیگئی کہ سیتا سرن کا اظہار لیا جائے - اور خود اسی کی خواہش سے حلف لیا گیا - یہہ ظاہر ہوا کہ میں لاہور میں پیدا ہوا تھا اور نو یا دس برس کی عمر تک وہاں رہا اسکے بعد ۱۸۹۴ء میں میرا خاندان الہٰ آباد میں آیا اسوقت سے میرا بھائی میری پرورش کرتا ہی کبھی میرے بھائی نے مجھکو مارا بھی ہی مگر یہہ امر تو میری بہتری کے لئے تھا کوئی مذہبی تعلیم نہیں ملی ۱۸۹۸ء کی ۲۰ - دسمبر کو میں گھر سے چلا گیا مجھکو ۲۵ - دسمبر کو اصطباغ ملا +

مسٹر جسٹس محمود - تمکو اپنے بھائی سے کس ضرر کا خوف ہی جس حالت میں ہم حکم دیں کہ وہ اپنے گھر تمھکو لیجائے اور اپنے پاس رکھے +

گواہ - اسطرح کا جیسا کہ میری عرضی میں بیان کیا گیا ہی +

مسٹر جسٹس محمود - کیا ضرر پہنچنے کا احتمال ہی +

گواہ - وہ شاید مجھکو مارے یا کوٹھری میں کردے یا کوئی ایسی کارروائی کرے +

مسٹر جسٹس محمود - تمہاری ماں کہاں رہتی ہیں +

گواہ - وہ ہمارے بھائی کے ساتھ رہتی ہیں - وہ بڑی محبت رکھتی ہیں - اگر میں مجبور نہ ہوتا تو میں کبھی نہ چھوڑتا وہ میرے بھائی کو اُسکے مارنے سے روک سکتی ہیں وہ کاہیکو اُسکی سنیگا +

مسٹر جسٹس محمود - تمہاری ماں کی تمہاری سکونت کی نسبت کیا خواہش ہی +

گواہ - جیسے اسکے خیال میری جانب ہیں ویسے ہی میرے خیال اُنکی جانب ہیں - میں چاہتا ہوں کہ اُنکے قریب رہوں اور اُنکو دیکھوں اور اُنکے ساتھ رہوں بشرطیکہ وہ بھی عیسائی ہو جائے وہ کہتی ہی کہ اُنکو پرواہ ذات کی نہیں ہی بلکہ میری - میرا خیال ہی کہ اگر وہ عیسائی ہو جائے تو اُسکا بہت بڑا نقصان نہ ہوگا +

مسٹر جسٹس محمود - تم کہاں رہنا پسند کرتے ہو +

گواہ - مشن کے احاطہ میں - اگر مجھکو کام اور تنخواہ ملے +

مسٹر جسٹس محمود - تم حساب اور الجبرا بھی سمجھتے ہو - کتنے روپیہ ماہواری میں اپنی پرورش کرو اور تعلیم بھی حاصل کرو +

گواہ (بعد شمار کرنے کے) مجھکو دس روپیہ ماہواری درکار ہی +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - تو ایک نامعلوم تعداد ہی - یعنے ایک لڑکا کسقدر کھا سکتا ہی +

مسٹر جسٹس محمود - ہاں یہی بات ہی +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - تم نے سنا ہی کہ تمہارا بھائی کیا کہتا ہی کیا تم راضی نہیں ہو کہ اُسکے ساتھ جاکر رہو +

گواہ - چونکہ میں عیسائی ہوں میں چاہتا ہوں کہ میرے ہمسایہ بھی عیسائی ہوں +

مسٹر جسٹس محمود - تم کوشش کرکے اپنے بھائیوں کو بھی عیسائی کر سکتے ہو یہہ تمہارے لئے عمدہ کام ہی +

گواہ - میں خیال کرتا ہوں کہ اس کام کو بہتر طور سے انجام دیسکتا ہوں اگر میں اُنسے الگ رہا +

مسٹر جسٹس محمود - مگر تمکو اُس سے زیادہ صحیح اثر ڈالنے کے لئے کم موقعے ملینگے اگر ایسی کارروائی کریں جس سے غیر ممکن ہو کہ وہ یہہ خبر پہنچا سکے تو کیا تم واپس نہ جاؤگے +

گواہ - میرا خیال ہی کہ میں اُن سے الگ رہنے ہی میں خوش رہونگا اور اس میں اُنکو بھی اعتراض نہ ہوگا +

مسٹر جسٹس محمود - تم نے تو مذہب پر خوب خیال کر لیا ہی - کیوں تم نے کر لیا ہی نا ہی +

گواہ - ہاں +

مسٹر جسٹس محمود - اور تم نے اُس سے یہہ نتیجہ نکالا کہ تمام تمہارے آباواجداد (کیونکہ تم برہمن ہو) گواہ نے کہا ہاں اپنے خیالات میں ابتدا سے غلطی پر تھے +

گواہ نے کہا ہاں +

مسٹر جسٹس محمود - اور تم نے اخلاق پر خیال کر لیا +

گواہ - اخلاق سے آپ کا کیا مطلب ہی +

مسٹر جسٹس محمود - میرا منشا نیک چال چلن سے ہی +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - شاید اس زمانہ میں جبکہ عمدہ عمدہ الفاظ کا استعمال ہوتا ہی اسکو علم اخلاق کہنا چاہئے (قہقہہ) +

مسٹر جسٹس محمود - تم نے اپنے پرانے مذہب کو بغیر مشورہ اپنے خاندان کے چھوڑ دیا +

گواہ - ہاں یہی جو ہمارے خداوند کہتے ہیں +

مسٹر جسٹس محمود - تم خیال کرتے ہو کہ تم کافی طور سے عیسائی اور ہندو مذہب سے واقف ہو کہ اُنمیں تفریق کر سکو +

گواہ - یقین کامل ہی +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - ہم اس مقدمہ کا فیصلہ سُنانا اس تاریخ تک ملتوی رکھینگے جس تاریخ کی اطلاع تمکو ملیگی - اس درمیان میں کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ الہٰ آباد میں رہو اور فیصلہ سننے کے دن عدالت میں حاضر آؤ +

گواہ - ہاں +

مسٹر جسٹس اسٹریٹ - ہم تمہاری عارضی حفاظت کے لئے کوئی حکم نہ دینگے جبتک ہم غور کرینگے کہ بعد کو کیا فیصلہ سنایا جائیگا کیونکہ یہہ مقدمہ عام کے لئے نہایت ضروری ہی ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ تمام حالات پر دربارہ اُس حکم کے جو دیا جائے غور کریں اور میں کہتا ہوں مسٹر المسٹن کہ جو کارروائی تمہارے موکلوں نے کی ہی مجھکو یقین کامل ہی کہ آئندہ بھی اسیطرح کا برتاؤ اس لڑکے کے ساتھ برتینگے

اور کوئی کوشش اُسکے منتقل کرنے میں نہ کرینگے +

مسٹر جسٹس محمود - مسٹر ایلیٹ بذات خود میں کہتا ہوں کہ اس لڑکے کی صورت - عمر اور سمجھ سے اُس فائدہ کی نسبت جسکی تمہارے موکل کوشش کرتے ہیں بہت کچھ مخالفت پیدا ہوتی ہو +

مسٹر ہوورڈ - ملائی لارڈ - مشنری جنٹلمین اقرار کرنا چاہتے ہیں کہ کبھی رعائت کا برتاؤ میرے دوست نے کیا ہے جو فریق ثانی کیطرف سے اُسوقت ہوئی جبکہ مخالف دلیلیں ہوتی تھیں - صرف ذاتی اثر کی وجہ سے جو مسٹر لوکس نے اس لڑکے پر ڈالا کہ وہ آج یہاں موجود ہے اور میں لارڈ شپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مشنری خیر خواہی کے ساتھ عدالت کے حکم کی تعمیل کرینگے +

اسکے بعد عدالت برخاست ہوئی +

لودیانہ

ہفتہ بھر آندھیوں کا زور اور بادلوں کا شور رہا - ابھی تک ویسا ہی ہے - گاہے گاہے تقاطر بھی ہوا - مگر بارش نہیں ہوئی - اور ابھی خربوزہ بھی نہیں +

ٹیکا چیچک کا کام عمدگی سے انجام کو پہنچا - ۲ وکسی نیٹر صاحبان تھے - جنہوں نے نہائت محبت اور الفت سے کام لیا - کوئی کسی قسم کی شکائت اُنکی نسبت سُننے میں نہیں آئی - برکت علی چپڑاسی جنّے ہر طرح سے اس کام میں سرگرمی دکھلائی - اور نہائت شرافت سے کام کیا - انعام کا مستحق ہے - لیکن انعام کے بجائے اگر اُسکی کچھ ترقی ہو جاوے - تو ایک عمدہ نظیر اسبات کی قائم ہوگی - کہ عمدہ خدمت کرنیوالے قابل قدر ہوتے ہیں - ہم میونسپل کمیٹی کے پاس اسکی سفارش کرتے ہیں - امسال ۱۱۴۱ بچوں کو ٹیکا لگا +

صحت اچھی ہے - پیدائش **۲۸** - اموات **۲۲** +

مصرع طرح

اپنا نہ ملا کوئی مسیحا سے زیادہ

(مسیحا کافیہ - سے زیادہ ردیف) کیدارناتھ سہارنپور

غزل

(طبعزاد بابو کیدارناتھ منت تخلص)

زیبا ہو سر کے واسطے سودا صلیب کا
آنکھوں کے روبرو ہے نقشا صلیب کا

بیعت خدا سے ہو کہ مسیحا کے ہیں مُرید
ہے اپنے خانوادہ میں شجرا صلیب کا

دیتا ہوں ایک پارسے میں تعظیم سرو قد
واعظ اگر چلاتا ہو چرچا صلیب کا

یہہ ہو نشان روز قیامت پئے شناخت
ہوگا ہمارے ہاتھ میں جھنڈا صلیب کا

قسمت کلام بخت مقدر زہے نصیب
شمعون کو بھی پاناتھا حصہ صلیب کا

ہوں صرصر گناہ سے آزاد مثل سرو
دیکھا ہے جب سے قامت رعنا صلیب کا

جیسے کہ نوح کو ہوا کشتی کا آسرا -
منت کو اس طرح ہے سہارا صلیب کا

واعظ

دیر و حرم کی کیوں بھلا خواہش مجھے ہے
دل کے نگیں پہ کندہ ہو نقش صلیب کا

دنیا کا نام و عزت و دولت کو چھوڑ کر
واعظ ہوا ہوں دستو بندہ صلیب کا

اشتہار

قواعد غبن محصول چونگی میونسپل کمیٹی قصبہ کھنہ

جو باجلاس خاص بتاریخ ۲۱ - اپریل ۱۸۸۹ء کو تجویز ہوئے ہیں - حسب قاعدہ ۱۳ و ۱۴ نوٹی فکیشن نمبر ۶۲۳ ۲ مورخہ ۱۳ مئی ۱۸۸۷ء اطلاع عام کے لئے حسب ضابط مشتہر کئے جاتے ہیں +

قواعد

(قاعدہ ۱) جو شخص میونسپلٹی کے حدود چونگی کے اندر کوئی ایسا مال جسپر کوئی جائز محصول میونسپل واجب الاخذ ہو دیدہ و دانستہ اسطرح لیجائے - یا لوا لیجائے یا اُسکو لیجانے کیواسطے مدد کرے - جس مال مذکورہ کا محصول واجب الاخذ اُسنے کسی ایسے مناسب عہدہ دار کے روبرو جسے کسی ایسے ٹکس کی تحصیل کا کام سپرد ہوا ادا نہ کیا ہو - یا اُسکے سامنے پیش نہ کیا ہو - وہ اسقدر جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا جسکی تعداد دس روپیہ تک ہو سکتی ہو +

(قاعدہ نمبر ۲) جو شخص حسب مراد دفعہ ۷ - مجموعہ تعزیرات ہند قاعدہ اول کے خلاف ورزی یا انحراف میں مدد کرے وہ اُس سزا کا مستوجب ہوگا جو اصل مجرم کے لئے تجویز کی گئی ہو +

دستخط لالہ گورمل پریزیڈنٹ کمیٹی

بہت جلد ضرورت ہی

ہمیں دیہات کے لئے تین منادوں کی ضرورت ہی - تنخواہ پہلے اور دوسرے کو عہ ۵ عہ ۵ اور تیسرے کو عہ ۵ روپیہ دیجاویگی - درخواستیں معہ اسناد بہت جلد مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں - پنجابی کو ترجیح دیجاویگی +

المشتہر

پادری آر میکلین بیرسن مشنری چرچ اوف سکاٹلنڈ مشن گجرات پنجاب

بہت ضرورت ہی

ہمکو اخبار نور افشاں کیواسطے ایک ایسے عیسائی لائق منشی کی ضرورت ہی جو اسسٹنٹ ایڈیٹر کا کام بخوبی چلا سکے اور قوانین اخبار سے بھی واقف ہو - ہوشیار اور دیندار ہونا چاہئے تنخواہ عہ ۵ روپیہ ماہوار ملیگی - امیدوار اپنی اپنی درخواستیں مشتہر کے نام بہت جلد روانہ فرمائیں +

المشتہر

پادری ای - پی نیوٹن صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ